M T W T F S DATE: ___/___/___

حقوقِ نسواں کی موجودہ تحریکوں کے تناظر...۔

جواب:

تعارف

حقوقِ نسواں دورِ حاضر کا ایک اہم موضوع ہیں۔ مغرب میں خواتین کے حقوق کے لیے بے شمار تحاریک کا آغاز کیا گیا جن کے اثرات تمام دنیا پر مرتب ہوئے۔ مغربی تحریکِ نسواں کی پہلی، دوسری اور عصرِ حاضر میں تیسری لہر اپنے ساتھ بے شمار تصورات و افکار لے کر آئیں۔ ان مجموعہ افکار میں معاشی، تعلیمی اور سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ اب معاشرتی آزادی بھی شامل ہیں۔ تاہم اسلام یہ تمام حقوق خواتین کو بہت پہلے سے ہی عطا کر چکا تھا جو کہ اسلامی حقوقِ نسواں کی تحریک میں بہت نمایاں انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام خواتین کے لیے تمام مسائل کا حل ایک ایسے عالمگیر اور مکمل انداز میں پیش کرتا ہے کہ کسی اور تحریک کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

حقوقِ نسواں کی مغربی تحاریک

۱۔ حقوقِ نسواں کی پہلی تحریک

حقوقِ نسواں کا تصور مغرب میں بہت دیر سے آیا۔ فرانسیسی اور امریکی انقلاب کے بعد جمہوریت کو ایک مکمل سیاسی نظام کی طرح پیش کیا گیا تو

Scanned with CamScanner

خواتین کو ان حقوق سے محروم رکھا گیا جو بطور آزاد انسان مردوں کو حاصل تھے۔ ان کو حق رائے دہی سے محروم رکھنے کے نتیجے میں چند خواتین نے بغاوت کر دی۔ اس بغاوت کے نتیجے میں مغربی مفکرین نے 1920ء میں خواتین کو حق رائے دہی فراہم کیا جس سے یہ تحریک اپنے اختتام کی جانب لوٹی۔

ب) حقوقِ نسواں کی دوسری تحریک:

1920ء میں حق رائے دہی اور حق تعلیم حاصل ہونے کے بعد جب خواتین نے معاشی اداروں میں قدم رکھا تو ان کو طنز و مزاح کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے پیش نظر خواتین کو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ محض قانونی حقوق سے کچھ حاصل نہیں ہوگا جب تک معاشرتی تبدیلی نہ آئے۔ یہی وجہ تھی کہ 1960 اور 1970ء کی دہائی میں حقوق نسواں کی دوسری تحریک کا آغاز ہوا جو خواتین کی معاشرتی آزادی کی خواہاں تھی۔

ج) حقوقِ نسواں کی تیسری تحریک

حقوق نسواں کی تیسری تحریک، جو عصر حاضر میں جاری و ساری ہے، خواتین کے تمام پہلوئے زندگی میں حقوق کے ساتھ ساتھ ایک ایسے معاشرے کی بات کرتی ہے جو بعد از تحریک نسواں (Post-feminist) معاشرہ ہو جس میں مرد و خواتین یکسر برابر ہوں۔ خیال رہے کہ یہ تیسری تحریک ہی ہے جس میں نہ صرف خواتین کے حقوق کی بات کی جاتی ہے مگر اس میں

M T W T F S DATE: ___/___/___

ہم جنس پرستی، نسوانیت سے انکار اور دیگر غیر طبعی عوامل بھی ملحوظ خاطر رکھے جاتے ہیں اور ان کے بارے میں بھی زور وشور سے مباحثہ کیا جاتا ہے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق:

اسلام کیونکر خواتین کو مغرب سے زیادہ حقوق فراہم کرتا ہے۔

1- اسلام میں خواتین کے سیاسی حقوق

اسلام میں خواتین کو ہر امور زندگی میں شمولیت دی گئی ہے۔ ریاستی نظام ہوں یا جنگی حکمت عملی، تاریخ اسلام گواہ ہے کہ خواتین نے ہمیشہ مردوں کے شانہ بشانہ سیاسی امور میں حصہ لیا ہے۔ صحیح بخاری کی مروی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) امور ریاست میں زوجین سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح صحابہ کرام بھی امور ریاست میں خواتین کی شمولیت کو اہمیت دیتے تھے۔

2- اسلام میں خواتین کے تعلیمی حقوق

اسلام میں علم حاصل کرنے کو ایک پسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے جس میں مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے: علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ اس حدیث میں مرد و عورت کی تفریق کے بغیر خواتین کو وہ تمام علمی حقوق بلا مطالبہ ہی عطا کر دیے گئے جس کے لیے مغربی خواتین کو نصف صدی

M T W T F S DATE : ___/___/______

حل سید محمد کرنا پٹری

3- اسلام میں خواتین کے معاشی حقوق

اسلام معیشت میں خواتین کو بنیادی اہمیت کا حامل مانا جاتا ہے۔ اسلامی معیشتی قوانین کے مطابق بیوی کا شوہر کی جائیداد میں، بیٹی کا باپ کی جائیداد میں، بہن کا بھائی کی جائیداد میں اور ماں کا بیٹے کی جائیداد میں نمایاں حصہ موجود ہے جو اسلامی وراثتی قوانین سے واضح ہے۔ تاریخ اسلام میں بے شمار مثالیں موجود ہیں جن میں خواتین تجارت، صنعت کاری اور دیگر معیشتی امور میں مشغول نظر آتی ہیں جو اس بات پر شاہد ہے کہ معاشی حقوق مسلمان خواتین کو بلا مطالبہ عطا کیے گئے۔

4- اسلام میں خواتین کے معاشرتی حقوق

اسلام میں خواتین کی شخصیت کو قبول کیا گیا اور کہیں بھی ان سے محض ان کے خاتون ہونے کی بنا پر امتیازی سلوک روا نہ رکھا گیا۔ قرآن مجید میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا:

والمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات ...

اس طرز تخاطب سے یہ ظاہر ہے کہ رب تعالیٰ کی نظر میں خاتون اور مرد کو ایک ہی مقام حاصل ہے۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE: __/__/____

5- اسلام اور نسوانیت کا احترام و مرتبہ:

مغربی تحریک جہاں خواتین کو نسوانیت سے منکر ہونے کا سبق دیتی ہیں، اسلام دراصل خواتین کی نسوانیت کو قبول کرتا ہے اور اس کو مقام و مرتبہ عطا کرتا ہے۔

6- اسلام کا تصورِ خانگی:

اسلام نہ صرف خواتین کو اجتماعی زندگی میں حقوق عطا کرتا ہے بلکہ ان کے لیے امورِ خانگی کو بہت آسان بنا دیتا ہے۔ مغربی مفکرین جہاں خواتین کو گھر گرہستی اور خاندان سے دور رہنے کا درس دیتے ہیں، اسلام ان کو خاندان کا حصہ بناتا ہے جس سے مرد و عورت کے درمیان باہمی محبت کا رشتہ قائم ہوتا ہے اور اس سے ایک اعلیٰ معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

- اور خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی ازواج بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔

یوں خانگی زندگی کو ایک عقد کے بجائے انسان کے سکون کا ذریعہ بنایا گیا۔ مزید فرمایا گیا کہ

- والمومنین والمومنات بعضهم اولیا لبعض
- اور مومنین اور مومنات آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

یوں خواتین اور مردوں کے مقابلے کے بجائے دوستی کا تصور پیش کیا گیا جس سے خانگی زندگی اور معاشرے کو مضبوطی ملی۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE: __/__/____

حاصلِ گفتگو

خواتین کے حقوق کے بارے میں مغرب اور اسلام میں ہمیشہ گفتگو کی گئی۔ مغرب میں جہاں خواتین کو بنیادی انسانی حقوق کے لیے کئی صدیوں تک جدوجہد کرنا پڑی، اسلام نے وہ حقوق خواتین کو بلا مطالبہ ہی ودیعت کر دیے۔ نہ صرف بنیادی انسانی حقوق بلکہ فکری طور پر مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا دوست اور ہم سفر قرار دے کر نہ صرف سکون و اطمینان میں اضافہ کیا بلکہ ایک پرامن معاشرے کی تشکیل کو بھی ممکن بنایا۔

9

Write rights in detail

سوال نمبر (4)

اسلامی تہذیب کی منفرد شناخت ...

جواب

تعارف

اسلامی تہذیب ایک منفرد اور جداگانہ تہذیب ہے جو دنیا کے باقی تمام ادیان اور تہذیبوں سے ممتاز ہے۔ اسلام کی تہذیب کی بنیادی خصوصیات میں اسلام کے توحیدی عقائد، روزمرہ عبادات، منفرد سیاسی نظام، معاشی نظام، معاشرتی نظام، اور مختلف افکار شامل ہیں۔ ~~ان تہذیبوں~~ ان تمام فکر

Scanned with CamScanner

خواہش کی بدولت ہی اسلام ایک مذہب کے بجائے ایک دین کا درجہ رکھتا ہے جو انسانی اور معاشرتی زندگی کے ہر پہلو سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی جداگانہ حیثیت:
اسلام کیونکر باقی تہذیبوں سے ممتاز ہے؟

1- دین بطور بنیادی جزوِ زندگی

جہاں باقی تمام تر تہذیبوں ~~کا تعلق صدیوں~~ کی بنیاد صدیوں سے چلی آتی رسوم و رواج پر ہے، اسلامی تہذیب ایک دینی تہذیب ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسلامی تہذیب مذہب کو محض ثانوی حیثیت نہیں دیتی بلکہ مرکزی حیثیت دیتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

یاایھاالذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

اے ایمان والو، اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (البقرہ)

اس سے یہ ظاہر ہے کہ یہ تہذیب دین کو بنیادی حیثیت کا حامل جانتی ہے اور اس کے تمام تر عوامل اسی سے ہی ماخوذ ہیں۔

2- علم و فکر کی اسلامی تہذیب میں اہمیت

اسلامی تہذیب ایک علمی اور فکری تہذیب ہے جو انسانی شعور کو تہذیب کا منبع قرار دیتی ہے۔ دیگر تہاذیب کے مطالعے سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ

M T W T F S DATE: __/__/____

علم وفکر پر اتنا زور نہیں دیتے بلکہ رسوم و رواج کو اہمیت دیتے ہیں۔ تاہم اسلام مذہبی تعلیم کے ساتھ عقلی اور فکری تعلیم پر بھی زور دیتا ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بے شمار جگہ پر غور و فکر کی دعوت دی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تہذیب اسلام کو ابن خلدون، ابن سینا اور الرازی جیسے عظیم مفکرین نے چار چاند لگائے۔

(ج) اسلام: معاشرتی مساوات پر مبنی تہذیب

اسلام ایک ایسے دور میں انسانیت پر وقوع پذیر ہوا جب دنیا تفریق کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ جہاں مغرب کلیسا کی غلامی میں مشغول تھا وہیں ہندومت کا ذات پات پر مبنی معاشرتی نظام انسانیت کی پامالی کرتے ہوئے نظر آتا تھا۔ اس معاشرتی تفریق کے اندھیروں میں اسلامی تہذیب معاشرتی مساوات کے سنہری اصول لے کر نمودار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

انما المومنین اخوۃ

بے شک مومنین آپس میں بھائی ہیں۔

ان اصولوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اسلامی تہذیب ایک نمایاں اور یکسر مختلف تہذیب کے طور پر دنیا کے سامنے آئی جس نے دنیا کو تفریق کے اندھیروں سے باہر لا نکالا۔

اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات

1- توحیدی عقائد اور بت پرستی کی ممانعت

اسلام بت پرستی اور شرک کے سخت خلاف ہے اور
~~[illegible]~~ اس کے تصورِ خدا کی بنیاد وحدانیت ہے۔
قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لا الٰہ الا اللہ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

درحقیقت انسان کی نفسیات بھی توحید کی قائل ہے اور شرک
اور ایک سے زیادہ خداؤں کی موجودگی سے منکر ہے۔ عقل
بھی اس بات پر دلیل دیتا ہے کہ کائنات کا یہ نظام صرف
ایک ذات ہی مکمل ہم آہنگی سے چلا سکتی ہے۔ یہی وجہ
ہے کہ اسلامی تہذیب ایک سے زیادہ خداؤں کے تصور کو
خارج کرکے محض ایک خدا کے ایمان الذی پر مبنی ہے

2- عبادات محض رسومات نہیں بلکہ روزمرہ زندگی کا حصہ قرار:

باقی عام تہذیب عبادات کو مرکزی حیثیت
کی بجائے ثانوی کردار کے طور پر اختیار کرتی ہیں۔
گرجا پر محض اتوار کے دن حاضری یا سال میں ایک مرتبہ
تیرتھ یا گنگا جمنا کی سیر کرنا جہاں عیسائیت اور ہندومت
کا ایمان ہے؟ اسلام اس سے یکسر مختلف تصور دیتا ہے۔
اسلام میں عبادات بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور انسان

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE: __/__/____

کی بوزمرہ زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں: والرکعو مع الرکعین کے تحت اسلامی عبادت، نماز کو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ایک حصہ بنا دیا گیا۔ اسی طرح روزہ، زکوٰۃ، حسن اخلاق، حقوق العباد وغیرہ کو بھی انسان کی روز مرہ زندگی کا حصہ بنا کر ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا گیا جو اسلامی تہذیب کا بنیادی خاصہ ہے۔

(ج) منفرد سیاسی نظام

اسلامی تہذیب کی ایک بنیادی خصوصیت اس کا منفرد سیاسی نظام ہے۔ اسلام میں نہ صرف انسان کی انفرادی اور اخلاقی زندگی کا احاطہ کیا گیا بلکہ اس کو ایک الگ سیاسی نظام دے کر کاملیت کا ثبوت دیا گیا۔

اسلام کے سیاسی نظام میں انسان کی حیثیت اللہ کے خلیفہ کی سی ہے جو کتاب و سنت کے مطابق عوام کے درمیان ان کی جمہوریت سے فیصلے کرتا ہے اور ان میں دین کے نفاذ اور دنیا میں دین کے غلبہ کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ یہ منفرد سیاسی نظام ہی ہے جو انسان کو جمہوریت، آمریت، جہاد اور اتباعِ حاکم کے درمیان ایک میانہ روی کا راستہ فراہم کرتا ہے۔

(د) اسلام کا معیشتی نظام

اسلام انسانیت کے لئے ایک مکمل دین ہے جو اس کی معیشتی زندگی کے پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ اسلام کا معیشتی نظام زکوٰۃ، صدقات،

M T W T F S DATE: __/__/____

قرضِ حسنہ، اور دیگر کئی سنہری معاشی اصولوں پر مبنی ہے جو معاشرے میں دولت کی گردش کو یقینی بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرے میں ہاتھ سے کمانے، خرید و فروخت اور کاروبار کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

ہاتھ سے کمانے والا اللہ کا دوست ہے

اس سے یہ ظاہر ہے کہ اسلام میں معیشت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

(۵) اسلام کا معاشرتی نظام

اسلام معاشرے کو اعلیٰ معاشرتی اصول اور اخلاقی آئیڈیل عطا کرتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں **مساوات، انصاف، بھائی چارہ، حقوق العباد، اور دیگر اعلیٰ اخلاقی اقدار** کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے جس سے ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جو ایک منفرد تہذیب کا بنیادی رکن ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں اس کا اظہار یوں فرمایا گیا:

لا فضل العربی علی العجمی

عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

اس طرح ذات پات اور رنگ و نسل کے امتیاز سے بالاتر ہو کر، اسلامی تہذیب صرف مذہب کو بنیاد بناتی ہے۔ اسی حقیقت کو علامہ محمد اقبال یوں بیان کرتے ہیں:

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE: __/__/____

> اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
> خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
> ان کی جمعیت کا انحصار ہے ملک و نسب پر
> قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

یوں پیرا امتیاز سے بالا تر ہو کر صرف قوتِ مذہب اسلام کے نام پر معاشرے کی تشکیل جب ہو پاتی ہے تو اس کو اسلامی تہذیب کہتے ہیں۔

حصولِ کلام

اسلامی تہذیب ایک منفرد تہذیب ہے جس کی بنیاد دیگر تہذیبوں سے مختلف عوامل پر ہے۔ اسلام کی تہذیب کی خصوصیات دینِ وحدانیت، عقائد و عبادات کی اہمیت، اور اعلیٰ سیاسی، معاشی، اور معاشرتی اصولوں کا قیام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب دیگر تمام تہذیبوں سے منفرد ہے اور علامہ اقبال کے اس مصرعہ پر پورا اترتی ہے۔

> تمدن آفریں خلاقِ آئینِ جہاں داری